

دوستی کا رہنما  
 نمبر 3437  
 ایک خطبہ  
 جمعرات، 17 دسمبر، 1914 کو شائع ہوا  
 سی۔ ایچ۔ سپرجن کے ذریعے  
 میٹروپولیٹن ٹیبیرنیکل، نیوننگٹن میں  
 خداوند کے دن شام، 11 ستمبر، 1870 کو پیش کیا گیا

"تم میرے دوست ہو اگر تم وہ سب کرو جو میں تم کو حکم دیتا ہوں۔"  
 یوحنا 14:15

یہ سمجھنا بہت آسان ہے کہ یسوع مسیح ہمارا دوست ہے۔ کیا کبھی کسی نے اس نام کے لائق اس طرح ثابت قدمی دکھائی؟ کون اپنی دوستی کو ایسے ثابت کر سکتا ہے جیسے یسوع نے اپنی جان اُن کے واسطے قربان کی جنہیں اُس نے دوست کہا؟ لیکن یہ اُس کی عجیب فروتنی کی نشانی ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے دوست کہا، اور یہ ہمارے لئے سب سے اعلیٰ عزت ہے کہ ایسا خداوند جو ہم سے لامحدود بلندی پر ہے، ہمارے ساتھ دوستی کے رشتے میں داخل ہوا۔

اے میرے مخلص یسوع، تو میرا دوست ہے، کیونکہ تو نے میری جان کو موت اور جہنم سے مول لیا، پر یہ کہ میں تیرا دوست ہوں—تیری محبت بھری اور فروتن شہادت کے سوا کچھ بھی اس کو تصور نہ کر سکتا تھا۔ اگر تو مجھ پر یہ لقب رکھتا ہے تو مجھے سکھا کہ میں کیونکر اس کے مطابق چلوں۔

اے عزیزو، مسیح اور ایماندار کے درمیان باہمی دوستی ہے۔ اگر دوستی یک طرفہ ہو تو یہ دوستی نہیں کہلا سکتی۔ وہاں سخاوت ہے، مہربانی ہے، اور شکرگزاری بھی ہو سکتی ہے، مگر دوستی تو باہمی شے ہے۔ اپنے مکمل مفہوم میں یہ دو ہستیوں کے درمیان ہوتی ہے، اور ایک دل کا دوسرے دل کے ہم آہنگ ہونے بغیر حقیقی دوستی نہیں۔

اب ہر ایماندار یسوع کا دوست ہے اور یسوع اُس کا دوست۔ وہ دوست ہیں کیونکہ اُن کے دل میں ایک دوسرے کے لئے محبت ہے۔ ایماندار اپنے خداوند کو اتنا نہیں چاہ سکتا جتنا یسوع اُسے چاہتا ہے، کیونکہ اُس کا دل چھوٹا ہے اور یسوع کا دل بے پایاں، مگر جب ایماندار صحیح حالت میں ہوتا ہے، وہ یسوع سے اپنے سارے دل، جان اور طاقت سے محبت کرتا ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ دُنیا میں کوئی شے اُس کی محبت میں یسوع اور آقا سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی۔ وہ یوں کہہ سکتا ہے

اے میرے یسوع، میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں، میں جانتا ہوں تو میرا ہے؛"  
 "تیرے واسطے میں گناہ کی سب حماقتوں کو ترک کرتا ہوں۔"

اور اگر یسوع ہم سے محبت رکھتا ہے، تو ہم بھی اُس سے محبت رکھتے ہیں۔ دوستی میں باہمی مسرت ہوتی ہے۔ دو دوست ایک دوسرے کی قدر کرتے ہیں۔ یسوع کی مسرت بنی آدم میں ہے۔ جن کو اُس نے اپنے خون سے خریدا اُن میں وہ اپنی روح کی مشقت کی تسلی دیکھتا ہے۔ وہ اپنی کلیسیا کے حق میں فرماتا ہے کہ اُس کا نام "جفسیباہ" ہے—"میری خوشی اُس میں ہے"۔ اور دوسری طرف، ایماندار کی خوشی مسیح میں ہے۔ "وہی میری نجات اور میری آرزو ہے"، ایماندار کہتا ہے، "وہ دس ہزار میں سب سے افضل ہے اور بالکل دلکش"۔ اُس کی مانند کوئی نہیں۔

یہ محبت اور مسرت باہمی گفتگو کو جنم دیتی ہے۔ دوستی مشکل سے قائم رہ سکتی ہے اگر وہ کبھی کبھار ہی ایک دوسرے کو دیکھیں۔ اگر کوئی خط یا کسی صورت میں تعلق نہ ہو تو میں گمان کرتا ہوں دوستی قائم نہ رہے گی۔ پر ہائے! یسوع اپنے لوگوں پر ظاہر ہوتا ہے اور اُس کے لوگ اپنا دل اُس پر آشکار کرتے ہیں۔ یہ نہ سمجھو کہ چونکہ وہ یہاں نہیں، کیونکہ وہ جی اُٹھا ہے، اُس لئے ہمارا اُس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہماری دعائیں اُس کے کانوں میں پہنچتی ہیں، ہمارے آنسو اُس کے دل میں گرتے ہیں۔ جب ہم زخمی ہوتے ہیں، اُس کے زخم پھر سے رسنے لگتے ہیں۔ وہ سر ہے اور ہم اُس کے اعضاء، اور جس طرح اگر جسم کو چوٹ پہنچے تو سر فوراً اُس کا درد محسوس کرتا ہے، اسی طرح ہمارا اُس سے تعلق ہے۔

ہاں، ہم اب بھی اُس سے گفتگو کرتے ہیں مراقبہ میں، پرستش میں، تنہائی میں اپنی کوٹھریوں میں۔ اگرچہ ہم نے اُسے اپنی ان ظاہری آنکھوں سے نہ دیکھا، جو ویسے بھی ناقص ہیں، مگر ہم نے اُسے اپنی روح کی آنکھوں سے دیکھا ہے، جو بدرجہا روشن ہیں، اور جب ہم نے اُس پر نگاہ کی، ہماری روح اُس کے حُسن کی جھلک میں شادمانی سے پگھل گئی۔

اب دوستی میں نہ صرف محبت، مسرت اور گفتگو ہوتی ہے بلکہ دوستوں میں خیالات کی ہم آہنگی بھی لازم ہے۔ میں یکسانیت نہ کہوں گا کیونکہ انسان اور انسان ہمیشہ دو ہی رہیں گے، اور مسیح اور اُس کے لوگ اگرچہ کچھ حیثیتوں میں ایک ہیں، مگر دو ہستیاں ہیں۔ لیکن جس طرح دو الگ نوٹ ایک دُھن میں کامل ہم آہنگ ہو سکتے ہیں، ویسے ہی مسیح کا دل اور اُس کے نیا پیدا شدہ فرزند کا دل ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ جو مسیح محبت کرتا ہے وہی ہم محبت کرتے ہیں؛ جو مسیح نفرت کرتا ہے وہی ہم نفرت کرتے ہیں؛ جو مسیح تلاش کرتا ہے ہم بھی اُس کو ڈھونڈتے ہیں؛ جس سے مسیح اجتناب کرتا ہے ہم بھی اُس سے دُور رہتے ہیں۔ یہی حقیقی دوستی ہے جب دو جسموں میں ایک ہی دل دھڑکتا ہے اور وہ ایک دل ایک ہی مقصد کو اپنی پوری طاقت سے پورا کرتا ہے۔

اب مسیح کا مقصد اپنے باپ کا جلال ہے۔ اگر تم مسیح کے دوست ہو تو تمہارا مقصد بھی یہی ہے۔ اُس کا مقصد گم گشتہ کو ڈھونڈ کر نجات دینا ہے، اگر تم اُس سے محبت رکھتے ہو تو اپنی راہوں میں گم گشتہ کو ڈھونڈتے ہو۔ وہ سچائی، تقدس، راستبازی سے محبت کرتا ہے۔ وہ اُس بات میں خوشی پاتا ہے جو مصیبت، بدی، ظلم اور بدکرداری کا خاتمہ کرے۔ کیا تم بھی اسی میں خوش ہوتے ہو؟ اگر ایسا ہے تو مقاصد کی یگانگت اور افکار کی ہم آہنگی تمہاری اور مسیح کی دوستی کو مکمل کرتی ہے۔

ہائے! ہم سب ایک ہی عظیم انتہا کی طرف جا رہے ہیں۔ جہاں وہ ہے، وہیں ہمارے دل کھنچے جاتے ہیں۔ ہم یہاں اُسی غرض سے زندہ ہیں جس کے لئے وہ آیا، اور جب ہمارا کام پورا ہو گا، وہی اجر جو اُس کو مسرت بخشتا ہے ہم کو بھی شادمانی دے گا۔ ہم بھی اپنے خداوند کی خوشی میں داخل ہوں گے۔

تم میں سے بعض اس بات سے زیادہ واقف نہیں، میں کچھ انوکھی باتیں کہہ رہا ہوں۔ یسوع—ہاں، تم نے اُس کے بارے پڑھا ہے، اُس کا نام سنا ہے، یہ مناسب ہے کہ اُس کا نام لیا جائے، پر ہائے! تم نے اُس سے کبھی بات نہیں کی، نہ اُسے حقیقی جانا، نہ اُس کو حقیقت میں تصور کیا۔ میری دعا ہے کہ تم روحانی بنو، نئے سرے سے پیدا ہو۔ جب تک تم ایسا نہ بنو، تم مسیح کے دوست نہیں ہو سکتے، پر جب بنو، اور کاش آج اسی ساعت بنو، تب تم جان پاؤ گے کہ وہ تمہارا عظیم دوست ہے، اور پھر محبت کے باعث تم بھی اُس کے دوست بنو۔

اب ہم تاریکی میں نہیں چھوڑے گئے کہ مسیح کے دوست کس طرح اپنی دوستی ظاہر کریں۔ دو اشخاص بڑے دوست ہو سکتے ہیں اور ایک دوسرے کی خدمت کرنا چاہے اور کہے، "میں نہیں جانتا میں کیا کروں کہ اپنے دوست کو خوش کروں۔ کاش میں اُس کی خواہشات جانوں، اُس کی چاہتوں کو سمجھوں، میں اُن کی تکمیل کی کوشش کرتا۔" اب تمہیں آج کی شب یہ راہ بتائی گئی ہے کہ جو یسوع سے محبت رکھتے ہو، کس طرح اپنی دوستی کو ثابت کر سکو۔

"تم میرے دوست ہو اگر تم وہ سب کرو جو میں تم کو حکم دیتا ہوں۔"

ہمارے متن میں دوستی کی رہنمائی دی گئی ہے، اور میں کہوں گا کہ اس میں سات باتیں شامل ہیں۔

—پہلی یہ ہے—  
I

مسیح کے سچے دوست خود پر اُس کے سچے منصب کا اقرار کرتے ہیں :

نہ منصب ان الفاظ میں مضمر ہے: "میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔" ہم یسوع کے دوست ہیں، لیکن یسوع کو ہر حال میں پہلا درجہ حاصل ہے: "میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔" مسیح کا حقیقی دوست اپنی مرضی کا مالک نہیں رہتا؛ اُس نے مسیح کا جُوا اپنے اوپر لے لیا ہے اور اب وہ مسیح کا وفادار خادم اور بندہ ہے۔ وہ اب اپنے دینی معاملات میں اپنی خواہشوں کی پیروی نہیں کرتا اور نہ ہی یہ گمان کرتا ہے کہ اپنی ذات میں خودمختار و مختار ہے۔ مسیح کا دوست بن کر وہ اپنی عقل اور مرضی کو مسیح خُداوند کی حاکمیت کے تابع کرنے پر رضا مند ہوتا ہے۔

پس، اے یسوع کے دوست، اس کو جان لے۔ اب سے تُو اپنا نہیں، نہ اپنا مالک ہے اور نہ اپنا رہنما۔ مجھے خوف آتا ہے جب میں بعض لوگوں کو ضمیر کی آزادی کے جلیل القدر کمال کا چرچا کرتے سنتا ہوں کہ شاید وہ ضمیر کی آزادی کے معنی میں بھٹک گئے ہیں۔ ضمیر کی آزادی کیا ہے؟ کیا یہ اس بات کی آزادی ہے کہ جو چاہوں سو مانوں؟ جو تعلیم چاہوں سو اپناؤں؟ نہیں! یہ آزادی انسانوں اور حاکموں کے مقابل ضمیر کی آزادی ہے۔ اپنے ہم نوع انسان کے روبرو مجھے یہ حق حاصل ہے کہ جو چاہوں مانوں، اور وہ مجھے اس بابت جواب دہ نہیں ٹھہرا سکتا، اس میں میں آزاد ہوں۔ لیکن کیا ایسی آزادی خُدا کے حضور بھی ہے؟ ہرگز نہیں! یسوع کا دوست اپنے ضمیر کو سکھانے جانے کی دعا کرتا ہے، وہ اپنی فہم کو اُس عظیم اُستاد کے قدموں پر رکھتا ہے، اور اپنے ضمیر کے لیے بس اتنی آزادی چاہتا ہے کہ وہ پاک اور صاف ہو جائے تاکہ صحیح رہنمائی کر سکے۔ ورنہ گمراہ اور آلودہ ضمیر انسان کو اُسی طرح دوزخ کی راہ پر ڈال سکتا ہے جس طرح کسی بے ضمیر کو۔

محض یہ وجہ کہ میں ضمیر کی پیروی کر رہا ہوں یہ ثابت نہیں کرتا کہ میں حق پر ہوں۔ جیسا کہ میں نے بار بار کہا، ایک شخص اخلاص سے ارسنک یا پڑسیک تیزاب پی سکتا ہے اور سمجھ سکتا ہے کہ وہ اس کو فائدہ دے گا، مگر تب بھی وہ ہلاک ہو جائے گا۔ ہائے! اور ایک شخص خلوص دل سے جھوٹ پر ایمان لا سکتا ہے اور وہ اُسی جھوٹ کا پھل کاٹے گا۔ تو یسوع کا دوست اُسی "کے لبوں سے حکم پانے والا ہے، اور اُس کے قدموں میں جھکنے والا ہے، کیونکہ وہ فرماتا ہے: "میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔"

مگر یاد رکھ، اگرچہ مسیح اپنے دوستوں کو حکم دیتا ہے، لیکن ہمیں کسی اور کو اپنے اوپر حکم چلانے کی اجازت نہیں دینی۔ ہائے! اُن سب کی غلامی سے بچو جو اپنا دین آدمیوں سے لیتے ہیں، خواہ وہ کوئی ہوں، خواہ کہلائیں پادری یا پروٹسٹنٹ عالم، یا انسانوں کے عقائد و رسائل۔ انہیں پڑھو، جو کچھ بھلا ہو اُس سے فائدہ اُٹھاؤ، مگر یاد رکھو: "ایک ہی تمہارا آقا ہے یعنی مسیح،" اور تم سب بھائی ہو۔

کوئی کلیسیا تمہارے ذہنوں پر آقا نہیں بن سکتی، کیونکہ کلیسیا خطا کر سکتی ہے، لیکن مسیح نہیں۔ وہ فرماتا ہے: "جو کچھ میں تمہیں حکم دوں۔" وہ بے خطا ہے، وہ تمہیں کبھی بدی کا حکم نہ دے گا، لیکن خطا کرنے والے انسانوں کی کلیسیا خطا کر سکتی ہے، پہلے تھوڑی سی، پھر اور، پھر بہت، پھر حد سے سوا، یہاں تک کہ خُدا کے چُنے ہوئے ایمان سے بالکل برگشتہ ہو جائے۔ "اس لیے تمہارا رہنما اور پیشوا فقط مسیح ہے۔" جو کچھ میں تمہیں حکم دوں وہ کرو۔

ہمارے درمیان اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ وہی کرتے ہیں جو اُن کا مخصوص مسلک کہتا ہے۔ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں، بھائیو، تم ایسا ہرگز نہ کرو۔ تمہارے مشورے کیا ہیں؟ تمہاری جماعتیں کیا ہیں؟ کچھ نہیں—بلکہ کچھ بھی نہیں، میں کہتا ہوں۔ اگر وہ خُدا کی مرضی کے برخلاف کوئی حکم دیں تو وہ فساد کے باعث ہوتے ہیں۔ مسیح کلیسیا کا سر ہے اور اُس نے اسرائیل کے درمیان اپنی عظمت کی مسند ہرگز نہیں چھوڑی۔

تم اُسی کے تابع ہو۔ چشمہ کی طرف جاؤ، اُس آئین نامہ کی طرف جو اُس کی مرضی کو ظاہر کرتا ہے اور وہیں سے حاصل کرو۔ تمہارے پاس کافی موجود ہے، خواہ سب تمہاری مخالفت کریں۔ تمہارے پاس کافی موجود ہے، اور سب بزرگوں کی جماعتیں اور ساری کلیسیا ترازو میں اُس وقت کمتر ہوں گی اگر اُس قانون میں مسیح کی مہر نہ ملے۔ جو کچھ وہ فرمائے، یسوع کا سچا دوست اُسی پر عمل کرتا ہے—نہ کم، نہ زیادہ—کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اُس کی بادشاہت میں اُس بادشاہ کے سوا کوئی اور قانون سازی نہیں کر سکتا، اور جو کوئی بھی قانون سازی کا دعویٰ کرے وہ "لکھا ہے" کی عظیم پرانی کتاب سے دور ہو کر محض خطا میں پڑتا ہے۔

یاد رکھو، اے مسیح کے دوستو، یہ تعلیم کہ مسیح کی حاکمیت ابدی ہے، ہمیشہ قائم ہے۔ وہ تمہارا خُداوند ہے اور وہ ہر جگہ تم پر حکم چلانے کا حق رکھتا ہے، نہ صرف تمہاری دینی سوچ میں، بلکہ تمہارے گھروں میں، کوٹھری میں، بیٹھک میں، مہمان خانے میں، باہر گلیوں میں، بازار میں، منڈی میں، تمہاری دکان میں۔ اُس کا وہی اصول جو اُس کی حیات میں ظاہر ہوا—وہ سنہری قاعدہ: "جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کریں، تم بھی اُن سے ویسا ہی کرو"—اور اُس کا یہ نیا حکم کہ "اپس میں محبت رکھو"—یہ سب ہمیشہ واجب التعمیل ہیں۔

سپاہی کو رخصت مل سکتی ہے، لیکن مسیحی کو کبھی نہیں۔ تم یہ عذر پیش کر سکتے ہو کہ فلاں قانون کے معاملے میں تم انسانوں کے آگے بری الذمہ ہو، لیکن مسیح کے حضور کبھی نہیں، اور نہ تم یہ چاہو گے، کیونکہ اُس کی خدمت ہی آزادی ہے، اور اُس کا قانون، اے مسیح کے دوست، اب تمہاری مسرت بن چکا ہے۔

پس اُس پہلے خیال کو مضبوطی سے تھامو: "تم میرے دوست ہو اگر میں تمہیں حکم دوں"—یعنی اگر تم مجھے اپنا پیشوا اور رہنما مانتے ہو۔ تمہیں مسیح کو اسی منصب میں ماننا ہو گا اور صرف اُسی کو، ورنہ تم اُس کے دوست نہیں ہو۔

لیکن اب غور کرو، اس عبارت میں ایک اور لفظ بھی ہے جس کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے:

"||

"ہمیں اپنی ذاتی ذمہ داریوں کا اقرار کرنا ہے۔ :

"تم میرے دوست ہو اگر تم وہ سب کرو جو میں تم کو حکم دیتا ہوں۔"

آدمیوں کی اکثریت جو دینداری کا دعویٰ کرتی ہے یہ گمان کرتی ہے کہ یہ کتاب ہر طرح کے اچھے لوگوں کے لیے لکھی گئی ہے، لیکن خاص اُن کی اپنی ذات کے لیے نہیں۔ اور بہتیرے ایسے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ مسیح کے احکام پڑھنے، سننے اور منادی کرنے کے لیے تو بہت مناسب ہیں، لیکن وہ اُن کو اپنے اوپر لازم نہیں جانتے۔

اے یسوع کے دوست، یاد رکھ! یسوع کو تیرے خادم ہونے اور تیرے اطاعت گزار ہونے کا پورا حق ہے۔ جو کچھ وہ فرماتا ہے، وہ تجھ ہی سے فرماتا ہے۔ اگر اور کسی سے نہیں تو تجھ سے ضرور۔ پھر اگر بعض نیک لوگوں کی غیر معمولی سرگرمی ہے تو وہ مجھے بری الذمہ نہیں کرتی۔ اگر میرا خادم کلیسیا بہت مفید ہے، تو بھی وہ میری جگہ نہیں۔ میں مسیح کا دوست تب ہوں جب میں وہ سب کچھ کروں جو وہ مجھے حکم دیتا ہے۔ پھر اگر کلیسیا کی شدید گرمی جوش میرے لیے بہانہ بن جائے کہ ”میرے لیے کچھ باقی نہیں رہا“، تو بھی یہ درست نہیں۔ نہیں! میں تب ہی اُس کا دوست ہوں جب میں وہی کروں جو اُس نے مجھے حکم دیا۔

اور اگر دوسری طرف میں ایسی کلیسیا میں سکونت پذیر ہوں جو غفلت کی نیند میں ہے، اگر میں اپنے گرد و پیش سستی کی علامات دیکھتا ہوں، تو بھی میں یہ کہہ کر اپنی جان کو آزاد نہ ٹھہرا دوں کہ ”میں جتنا دوسروں سے کر رہا ہوں، شاید کچھ بڑھ کر کر رہا ہوں؛ میں فلاں کی مانند سنگدل نہیں ہوں۔“

بائے لوگو! تمہارا اپنے بھائیوں یا ساتھی خادمان سے کیا کام؟ تم اپنے آقا کے روبرو کھڑے یا گرتے ہو، جیسے وہ۔ اور تم مسیح کے دوست تب ہی ہو جب تم وہ سب کچھ کرو جو اُس نے تمہیں حکم دیا۔

آدمیوں کو دین کے معاملات میں اپنی ذاتی ذمہ داری کو اپنے لیے ماننے پر آمادہ کرنا بڑا دشوار دکھائی دیتا ہے۔ وہ یہ تو نہیں سمجھتے کہ چونکہ انگلینڈ مالدار ہے اس لیے وہ خود بھی دولت مند ہیں، یا چونکہ بینک کی شرح سود کم ہو گئی ہے تو وہ دولت مند ہو رہے ہیں۔ وہ تو تب تک نہیں مانتے جب تک اپنے ہاتھ میں ٹھوس سکے نہ تھامیں اور اپنے بینک کھاتے میں جمع نہ کریں۔

لیکن جب میں دین کی بات لاتا ہوں تو لوگ اس فرقے، اُس کلیسیا، اور فلاں جماعت کی بات کرتے ہیں۔ اپنی ذات کا ذکر کچھ نہیں۔ پر اے مسیح کے دوستو، تمہیں یوں خداوند کے حضور جینا ہے گویا کوئی اور موجود نہ ہو۔ ”تم میرے دوست ہو اگر تم وہ“ سب کرو جو میں تم کو حکم دیتا ہوں۔

—اب ہم اپنے خیال کی قوت کو ایک اور لفظ پر مرکوز کریں گے۔ غور کرو کہ

### III

مسیح کا سچا دوست مسیح کے سب ارشادات پر باریک بینی سے عمل کرتا ہے۔ :

یہ نہیں کہا گیا کہ ”تم میرے دوست ہو اگر تم کچھ باتیں کرو جو میں تم کو حکم دیتا ہوں“ بلکہ فرمایا: ”تم میرے دوست ہو اگر تم وہ سب کرو جو میں تم کو حکم دیتا ہوں“ —سب کچھ۔

کیا بعض فرائض علانیہ ہیں؟ کیا اُن کے لیے دلیری درکار ہے؟ مجھے اُنہیں بجا لانا ہے۔ کیا بعض ذمہ داریاں پوشیدہ ہیں؟ کیا وہ آدمیوں کی نگاہ سے اوجھل ہیں؟ تب بھی وہ میرے اوپر اسی طرح واجب ہیں اور مجھے اُن کی تکمیل کرنی ہے۔ کیا ارشادات بطور شریعت ہیں؟ مجھے اُنہیں ماننا ہے۔ کیا وہ اخلاقی احکام ہیں؟ مجھے اُنہیں بھی بجا لانا ہے، چاہے وہ کٹھن اور سخت کیوں نہ دکھائی دیں۔

جو کچھ مسیح حکم فرماتا ہے وہ اُس کی اُمت کے لیے قانون ہے۔

اے انگلینڈ، انگلینڈ! کب وہ دن لوٹے گا جب یہ کتاب، جسے تم پروٹسٹنٹ کا واحد دین کہتے ہو، حقیقتاً ایسا ہو؟ بائبل، اور صرف بائبل ہی پروٹسٹنٹ کا دین ہے۔ یہ دعویٰ ہے، لیکن حقیقت میں ایسا نہیں۔ بہت سی باتیں جو نام نہاد پروٹسٹنٹ بجا لاتے ہیں، یہاں کہیں نہیں۔ کہاں ہیں تمہاری مقدس بیٹسمے کی رسومات؟ کہاں ہیں تمہاری تصدیق کی تقریبات؟ کہاں ہیں نصف رسوم، اگر سب نہیں، انگلستانی کلیسیا اور دیگر جماعتوں کی؟ یہ سب انسان کی ایجادات ہیں، صرف انسان کی، اور خدا کی کتاب میں اُن کا نام و نشان تک نہیں۔

تم نے ایک اور کتاب بنا ڈالی ہے۔ تمہارے بپتسموں نے ایک اور کتاب تصنیف کر کے خدا کی کتاب پر رکھ دی ہے، اور یہی کتابیں تمہاری بائبل ہیں۔ اصل بائبل اور صرف بائبل نہیں بلکہ ”کتاب مشترکہ دعا“ تمہاری بائبل بن گئی ہے۔

اور بعض دیگر فرقوں، الگ ہونے والی جماعتوں میں بھی یہی باتیں پائی جاتی ہیں۔ ”یوحنا کیلون نے کیا کہا؟“ مجھے کیا پرواہ اُس نے کیا کہا یا کیا نہ کہا؟ ”جان ویزلی نے کیا فرمایا؟“ مجھے کیا غرض اُس نے کیا فرمایا یا کیا نہ فرمایا؟ آقا! آقا! ہمیں وہ سب

کچھ کرنا ہے جو اُس نے ہمیں حکم دیا۔ یہ دونوں، جان کیلون اور جان ویزلی، میرے خیال میں اُس کے نیک خادم تھے، اور اگر انہوں نے مجھ سے بہتر کیا، جو میں جانتا ہوں کہ کیا، تو اُس میں میں خُدا کا شکر کرتا ہوں اور خوشی مناتا ہوں، اور جس راہ میں انہوں نے آقا کی پیروی کی، میں بھی اپنی ناتواں قدموں سے اُس کی پیروی کرنا چاہوں گا، پر یہ کہنا کہ میں فلاں جان کے فرمان پر عمل کروں گا—یہ مسیحی مرد کے شایان شان نہیں کہ ایسا جوا اپنے گلے پر ڈالے۔

ہر مسیحی اس بات پر پُر زور اصرار کرے کہ وہ وہی کرے جو مسیح نے فرمایا ہے۔ کیا یہ تمہاری کلیسیا کے رسم و رواج کی دیواروں کو توڑتا ہے؟ انہیں ٹوٹنے دو۔ کیا یہ تمہارے ان پرانے تبرکات کو راکھ کر دیتا ہے جنہیں تم نے مقدس خزانے کی طرح سنبھال رکھا تھا؟ ہر ایک کو جلا دو۔ انہیں کیا حق ہے کہ مسیح کے قانون کے بالمقابل کھڑے ہوں؟ نہیں! جو کچھ اُس نے حکم دیا — نہ زیادہ، نہ کم — بس یہی ہمارا دین اور ہمارا قانون ہے۔ اور اِس پر ہر مسیحی قائم رہے۔ مبارک دن ہو گا کلیسیا اور دُنیا کے لیے جب یہ امر سچ ہو گا۔

—ایک بار پھر، ایک لفظ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ

#### IV

یہ عبارت نہایت عملی ہے۔ :

”تم میرے دوست ہو اگر تم وہ سب کرو جو میں تم کو حکم دیتا ہوں“ — یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم کچھ باتیں کرو؛ یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم اس پر باتیں کرو، کیونکہ زبان کی خدمت محض ریاکاری ہے؛ یہ بھی نہیں فرمایا کہ اگر تم دوسروں سے کہو کہ وہ کریں — بڑی مقدار میں دینداری ویسی ہی ہے جیسے بعض لوگوں کی خیرات ہوتی ہے، اور تم جانتے ہو کہ خیرات کیا ہے۔

الف نے دیکھا کہ ب بڑی تنگی میں ہے، پس اُس نے فوراً ج کو خط لکھا کہ وہ ب کی مدد کرے۔ دینداری بھی بعض لوگوں میں ایسی ہی ہے۔ الف نے دیکھا کہ فلاں امر فرض ہے کہ بجا لایا جائے، اور اُس نے ب سے کہا کہ وہ نہایت خطا پر ہے کہ اُس نے ایسا نہیں کیا۔ بس یہی چیز دینداری کہلاتی ہے۔

لیکن جیسا میں دین کو سمجھتا ہوں، وہ یہ ہے: الف نے دیکھا کہ ب کو مدد کی حاجت ہے اور اُس نے خود اُسے مدد دی؛ الف نے دیکھا کہ یہ ایک فرض ہے اور اُس نے اُسے خود انجام دیا؛ اور جب اُس نے اُسے اپنی جان سے پورا کر لیا، تب ہی وہ ب سے اُس کی بات کر سکتا ہے، اُس سے پہلے نہیں۔

”تم میرے دوست ہو اگر تم وہ سب کرو جو میں تم کو حکم دیتا ہوں۔“

خیر، تم میں سے بعض بہت عرصے سے اس پر سوچ بچار کر رہے ہو — اب وہ گھڑی آ پہنچی ہے کہ تم اُسے کر گزرو۔ اُس نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اپنے بھائی سے محبت رکھو، تم اس پر باتیں کرتے آئے ہو — اب اُس پر عمل کرو۔ مزید شکوہ اور شکایت اور نکتہ چینی نہ کرو۔ تم جانتے ہو کہ اُس نے تمہیں حکم دیا ہے کہ جو تمہارا دل دکھائے اُسے معاف کرو۔ اب صرف جانتے ہی نہ رہو، بلکہ جا کر اُسے بجا لاؤ۔

تم میں سے بعض ایمان کی گواہی دینے اور ہیئتسمہ لینے کو واجب جانتے ہو۔ سوچتے ہی کب تک رہو گے؟ اُٹھو اور اُس پر عمل کرو، اُٹھو اور بجا لاؤ۔ اُسی کے احکام پر عمل کرنے میں بڑا اجر ہے۔ وہ خُدا کی مرضی کو پورا نہیں کرتا جو کہتا ہے: ”خیر، میں اس پر غور کر رہا ہوں، اور کسی دن مجھے شوق پیدا ہوگا کہ کر گزرو۔“ اور تمہیں کس چیز کی حاجت ہے کہ تمہیں حرکت دے، سوائے اس کے کہ تم سب کچھ مسیح کے احسان کے مقروض ہو، اور مسیح تمہیں حکم دیتا ہے؟

سپاہی جنگ کے دن فقط حکم کا منتظر ہوتا ہے، اور فوراً پیش قدمی کرتا ہے۔ اور یسوع کا سچا دوست اُسی کامل اطاعت کو پیش کرتا ہے جو سپاہی اپنے کپتان کو دیتا ہے، یا کم از کم یہی چاہتا ہے کہ دے۔ یسوع کی انگلی کا اشارہ ہو اور وہ فوراً چل پڑے۔ یسوع کی نگاہ کا ایک اشارہ اُسے روک دے یا تیزی سے آگے بڑھا دے، جیسے حکم ہو۔

#### V

یہ حکم نہایت سادہ ہے۔ :

میں اب اپنے کلام کو اس عبارت کی تمحید پر ختم کرتا ہوں کیونکہ یہ واقعی ایسا ہی ہے۔ ”تم میرے دوست ہو اگر تم مجھے ہر بات میں اپنا آقا مانو، اپنا ذاتی مالک، اور پھر وہ سب کچھ کرو جو میں تم کو حکم دیتا ہوں۔“ اب دیکھو یہ کس قدر صاف اور سادہ

بات ہے! اس میں کوئی ابہام نہیں۔ مسیح تم سے اطاعت مانگتا ہے۔ ”اطاعت قربانی سے بہتر ہے، اور سننا مینڈھوں کی چربی سے افضل۔“ اور یہ کتنی بڑی برکت ہے کہ یہ عبارت ہمیں ایسا نہایت آسان امر کرنے کو کہتی ہے۔

فرض کرو کہ یسوع مسیح فرماتا: ”وہ شخص میرا دوست ہے جو ایک خادم کلیسیا کو برقرار رکھے، جو عبادت گاہ تعمیر کرے، جو پردیس جا کر مشنری خدمت انجام دے۔“ اوہ! تم میں سے بعض رونے لگتے اور کہتے: ”میں ان میں سے کوئی کام نہیں کر سکتا، کاش کر سکتا! اگر یہ میرے بس میں ہوتا تو میری سب سے بڑی خوشی یہی ہوتی۔“

میرے عزیزو! یہاں پر سب سے غریب مرد، سب سے غریب عورت جو مسیح کی سچی دوست ہے، یہ کر سکتی ہے: تم وہ سب کچھ کر سکتے ہو جو وہ تمہیں حکم دیتا ہے۔ اُس کے مبارک روح کی قدرت سے، جس نے تمہارے دل میں اُس کی محبت ڈالی، تم اس پر کڑی نگاہ رکھ سکتے ہو کہ پاک بنو، محبت سے معمور بنو، جیسے یسوع تھا۔

بہت سے لوگ یہ گمان کرتے ہیں: ”مجھے یہ دکھانا ہے کہ میں مسیح کا دوست ہوں، پس مجھے الگ تھلگ ہونا اور سب سے دور جا بیٹھنا چاہیے۔“ لیکن مسیح یہ نہیں فرماتا۔ وہ فرماتا ہے: ”تم وہ سب کچھ کرو جو میں تمہیں حکم دیتا ہوں“—یعنی میدان سے بھاگو نہیں، بلکہ لڑتے ہوئے فتح پاؤ۔

نہیں، ”کوئی اور کہے گا،“ میں اپنے نجات دہندہ کی مدح کس طرح کر سکتا ہوں؟ مجھے اُس کی گواہی دینی چاہیے۔“ مگر شاید وہ عزیز بھائی تین باتیں لگاتار بھی زبان پر نہ لا سکے۔ اے عزیز بھائی! اگر خدا نے تمہیں یہ عطیہ نہیں دیا تو اس کا افسوس نہ کر، جا کر وہ سب کچھ کر جو اُس نے تجھے حکم دیا ہے، یہی قربانی سے بہتر ہے۔

میں بعض ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو واعظ سننے میں بڑے مستعد ہیں۔ میں خوش ہوں کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔ وہ ہفتے کی راتوں میں آنا چاہتے ہیں، اور یہ بھی بہتر ہے۔ میں چاہتا ہوں سب کو توفیق ہو۔ لیکن بہت سی ماں خدا کی بہتر خدمت کرے گی اگر وہ اپنا گھر صاف رکھے، کپڑے درست رکھے، بجائے اس کے کہ واعظ سننے دوڑے۔ تم وہ سب کچھ کرو جو اُس نے تمہیں حکم دیا ہے، اور جو اُس نے تمہیں بطور بیوی حکم دیا ہے، وہی بطور بیوی ادا کرو۔

جب کبھی میں کسی مذہبی نوکر کو دیکھتا ہوں جو بڑی بڑی باتیں کرتا ہے، لیکن اپنے مالک کے گھوڑے اچھی طرح صاف نہیں کرتا، اور اگر کام سے جان چھڑانے کا کوئی بہانہ پا جائے تو فوراً کر لیتا ہے، تو میں سوچتا ہوں: ”یہ شخص اپنے مالک کا کام ایمانداری سے کرکے شاید کہیں زیادہ بھلائی کرے، بہ نسبت ادھر ادھر جاکر دینداری کا دکھاوا کرنے کے۔“ میرا اعتقاد ہے کہ سادہ، مقدس اور پاک زندگی کی لوگوں کو بہت زیادہ حاجت ہے، اُس شعلہ بیان خطابت سے کہیں زیادہ۔ اور اگر میری منادی، خدا کے فضل سے، تمہارے کردار کو اُس سے بہتر نہیں بناتی، تو میں یوں سمجھوں گا کہ میں نے بیکار منادی کی۔

میں نے ایک آدمی کا حال سنا جو اپنے قدموں سے منادی کرتا تھا، اور میں بہت سوں کو جانتا ہوں جو ایسا کرتے ہیں۔ یعنی اپنی زندگی اور روز مرہ کے برتاؤ سے منادی کرنا۔ آخرکار یہ ہے کہ کاروبار میں راستباز ہونا، گھر میں محبت رکھنا، اپنے گرد و پیش کے لوگوں کو خوش رکھنا، مسیح کو جینا—یہی حقیقت میں مسیح سے سچی دوستی ہے۔

نہ بڑے بول، نہ شعلہ بیان تقریریں، نہ ہی دعا کا کمالی انداز کبھی ہمارے خداوند یسوع مسیح کو اتنے مقبول ہوں گے جتنا وہ سادہ تقویٰ جو چولہے کی آگ کے گرد ہو، جو ایمان دار کی نجی اور علانیہ زندگی کو زینت بخشنے۔

”تم میرے دوست ہو اگر تم وہ سب کرو جو میں تم کو حکم دیتا ہوں۔“

عملاً یہ ثابت کرنا کہ یسوع مسیح تمہارا خداوند ہے، وہ اعلیٰ ترین خدمت ہے جو تم میں سے کوئی بھی اُس کے حضور بجا لا سکتا ہے۔ خدا کرے کہ اُس کی مدد سے تم اب سے ہمیشہ تک پورے دیانت کے ساتھ اُس کی فرمانبرداری کرو، اور اُس کے روح کی قوت سے اور زیادہ کرتے جاؤ۔

—اور آخر میں سن لو: اگرچہ یہ بات نہایت سادہ معلوم ہوتی ہے، لیکن دراصل

## VI

یہ سب سے زیادہ مفید اور سب سے زیادہ ضروری بات ہے۔ :

یہ ممکن نہیں کہ کوئی باغی مسیح کا دوست ہو۔ اگر کوئی شخص مسیح کے کسی بھی حکم کے بارے میں کہے، ”میں اسے ماننے کا ارادہ نہیں رکھتا،“ تو اے مرد، تم نے دراصل یہ کہہ دیا، ”میں مسیح کو اپنا خداوند ماننے کا ارادہ نہیں رکھتا،“ اور اس

کا مفہوم یہی ہے کہ تم اُسے اپنا نجات دہندہ بھی نہیں مان سکتے۔ اگر تم نہیں جانتے کہ کوئی بات مسیح کی مرضی ہے، تو بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ تم خطا پر ہو، کیونکہ تمہیں معلوم کرنا لازم تھا۔ ہمارے مُلک کے قوانین کبھی کسی شخص کو اس لئے معاف نہیں کرتے کہ اُس نے کہا کہ اُس نے قانون نہیں جانا۔ یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ ہر شخص کو معلوم ہونا چاہیے۔ اور بائبل کوئی ایسی کتاب نہیں کہ جو سمجھ نہ سکے اگر دل لگا کر پڑھے۔

ہر شخص اگر چاہے تو مسیح کی مرضی معلوم کر سکتا ہے۔ لیکن فرض کرو کہ تم جانتے ہو کہ یہ مسیح کی مرضی ہے اور پھر بھی تم اُس پر عمل نہ کرنے کا فیصلہ کرو—اگر تم اپنا قدم جما کر کہو، ”میں یہ نہیں کروں گا،“ تو پھر دوستی کا خاتمہ ہے۔ پس اطاعت سچی دوستی کی بنیادی شرط ہے، کیونکہ وہ لوگ جو زبان سے مسیح کی دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں اور اُس کے حکموں پر عمل نہیں کرتے، وہ اُس کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔

کسی محصور شہر کو باہر کے دشمنوں سے اتنا خطرہ نہیں جتنا اندر کی غداری سے۔ اگر معلوم ہو کہ اندرونی غداری ہے، تو جنگ کی شدت دو چند ہو جاتی ہے۔ یوں ہی اگر کلیسیا میں وہ لوگ موجود ہوں جو جان بوجھ کر کہیں، ”ہم مسیح کے شاگرد ہیں، مگر ہم اُس کی مرضی کے تابع نہیں ہوں گے،“ تو یہ لشکر کے اندر بغاوت اور غداری ہے۔ اور انہی کے بارے میں پولوس نے ”اِکھا،“ میں نے تمہیں روتے ہوئے بھی بتایا کہ وہ مسیح کی صلیب کے دشمن ہیں—خصوصی دشمن

—اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ مسیح کے قانون کی فرمانبرداری

## VII

مفید خدمت کی سب سے بہتر صورت ہے۔ :

گھر میں دنیے گئے و عظ سب سے بہتر و عظ ہوتے ہیں۔ پاکیزہ عورتوں کے وہ و عظ جو بیمار بستر پر دنیے جاتے ہیں، اُن بیویوں کی صابر خدائپرستی سے جو اپنے شرابی شوہروں کو سکھاتی ہیں، اُن پاکیزہ ماں باپ کے و عظ جو گمراہ بیٹوں بیٹیوں کے لئے محبت بھری فکر میں گداز ہیں، اُن خادموں کے و عظ جو اپنے آقا کے سامنے دیانت سے زندگی گزارتے ہیں، اُن مسیحی تاجروں کے و عظ جو اپنے کاروبار میں، اپنے حساب کتاب میں اور ہر شے کی راستبازی میں مسیح کا نام بلند کرتے ہیں—یہی وہ و عظ ہیں جو دنیا کو ضرور سننے ہیں۔ یہی وہ کام ہیں جو مسیح کو جلال دیں گے، یہی وہ سب سے دوستانہ افعال ہیں جو تم مسیح کے لئے کر سکتے ہو۔ تم اُس کا نام بازار میں سر بلند کرتے ہو، اپنی پاکیزہ اور ثابت قدم زندگی سے لوگوں کو اُس کے دین کی قدر سکھاتے ہو۔ تب ہی تم اُس کے دوست ہو۔

اب میں تمہیں یہ نصیحت دلوں پر بٹھا کر رخصت کرتا ہوں: اگر تم اُس کے دوست ہو تو اُس کے حکم پر عمل کرو، اُس کی مثال پر چلو، اور یہ سب کچھ محض خیال میں نہیں بلکہ روزانہ کی حقیقت میں بجا لاؤ۔ اے میرے سننے والو! وہ دن ضرور آنے والا ہے جب مسیح کا دوست ہونا آسمان کے نیچے سب سے بڑی عزت ہو گی۔ اب وہ دنیا کی نظر میں جلا وطن شہزادہ ہے اور لوگ اُس کو حقیر جانتے ہیں، لیکن بہت جلد وہ اپنے تاج کو پہننے والا ہے، اور جب وہ آسمان کے بادلوں میں جلوہ گر ہوگا، جیسا کہ جلد ہوگا، تو وہ سب لوگ جو زمین پر اُس کے دوست رہے، جو اُس کے ساتھ رسوائی میں کھڑے ہوئے، اُس کے لئے ڈکھ سبے—وہ سب اُس کے باپ کی بادشاہی میں سورج کی مانند چمکیں گے۔

اوہ! وہ کیسا جلیل دن ہو گا، وہ کیسا بابرکت دن ہو گا اُن کے لئے جو اُس کے لئے جان سے گزرے، جو اپنے ضمیر کی خاطر غریب ہوئے، جو اُس کے نام کی خاطر عزیز و اقربا کو چھوڑ گئے۔ میں سُنتا ہوں جیسے بادشاہ فرماتا ہو :

”راہ دو، اے فرشتو! راہ دو، اے کروبیوں اور سرافیوں! یہ مرد اور عورتیں اُس وقت میرے دوست تھے جب میں جلا وطن تھا، یہ میرے ساتھ ڈکھ سہنے کو تیار تھے، یہ میری خاطر بدننامی اٹھانے کو چڑاتے تھے—اؤ، یہ میرے تخت کے گرد درباری ہوں گے۔ یہ میرے گمنامی میں میرے دوست تھے، اب میرے جلال میں میرے دوست ہوں گے۔ اؤ، اے میرے باپ کے برکت یافتہ لوگو! ”اُس بادشاہی کے وارث بنو جو تمہارے لئے دنیا کی بنیاد سے پہلے تیار کی گئی۔

اور اوہ! وہ سب لوگ جو اُس کے دوست نہ ہوئے—وہ کس طرح اپنا سر چھپائیں گے اور کاش یہ کہتے کہ وہ کبھی پیدا ہی نہ ہوتے کہ اُس سے دشمنی پر قائم رہیں! انہیں معلوم نہ تھا کہ وہ کس کو چڑاتے تھے جب اُس کی قوم پر بنستے تھے۔ انہیں علم نہ تھا کہ وہ کیا روندتے ہیں جب اُس کے صلیب پر اپنی بے حرمتی کی ٹھوکریں مارتے تھے۔ انہیں علم نہ تھا کہ وہ کسے حقیر جانتے ہیں جب وہ سبت کو توڑتے تھے اور بے خدا اور بے مسیح زندگی گزارتے تھے۔ لیکن اُس دن انہیں سب معلوم ہو جائے گا : جب وہ بادشاہ کو اپنے تخت پر دیکھیں گے، کیونکہ اُن کا نالہ اور ماتم یہ ہو گا :

”اے پہاڑو! ہم پر گر پڑو؛ اے چٹانو! ہمیں ڈھانپ لو، ہمیں اُس کے چہرے سے چھپا لو جو تخت پر بیٹھا ہے۔“

کیا تم اُس کا سامنا نہ کر سکو گے؟ تم اُس کے لوگوں پر ہنستے تھے، تم کہتے تھے: ”یہ سب مذہب کہانیاں ہیں۔“ کیا تم اُس کا سامنا نہ کر سکو گے؟ کیا تم اُس کا سامنا نہ کر سکو گے؟ اُس نے ابھی کلام نہ کیا، اُس کے ہاتھ میں ابھی کوئی بجلی نہ تھی، کیا تم اُس کا سامنا نہ کر سکو گے؟ نہیں، وہ شرمندہ ہوں گے، وہ اُس کی طرف نظر اٹھانے کی جرات نہ کریں گے، وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھیں گے۔ وہ پہاڑوں سے چھپنے کی فریاد کریں گے، کیونکہ کیا وہ اتنے نادان تھے کہ اُس کو حقیر جانا جو اپنے دشمنوں کے لئے مر گیا، خُدا کے مسیح کو حقیر جانا، اُس ابدی خالق کو جس نے عظیم محبت میں اپنی جان انسان کے لئے دے دی؟

اُس کے کلام سے پہلے، اُس کے فیصلے سے پہلے، یہ شرمندگی ہی اُن کے دوزخ کی ابتدا ہو گی

”ہمیں چھپا لے اُس کے چہرے سے جو تخت پر بیٹھا ہے، اور اُس بڑے کے غضب سے۔“

خُدا تم سب پر اپنا فضل فرمائے، اپنی بڑی رحمت سے تمہیں بچائے، تم سب کو کثرت سے برکت دے، اور تمہیں مسیح کے دوست بنائے۔

آمین اور آمین۔

تفسیریں از سی۔ ایچ۔ اسپرژن  
یوحنا 37-50، یسعیاہ 6

یوحنا باب 12  
آیت 37

۔ لیکن اگرچہ اُس نے اُن کے سامنے بہت سے معجزے کیے تھے، تو بھی اُنہوں نے اُس پر ایمان نہ لایا۔ اُنہیں یہ موقع ملا کہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ مسیح کیا کچھ کر سکتا ہے۔ اُس نے تو اُن کے درمیان مردوں کو بھی زندہ کیا، اور پھر بھی یہ افسوسناک بیان ہے۔

،آیات 38-40۔ تاکہ یسعیاہ نبی کا وہ قول پورا ہو جو اُس نے کہا  
اے خُداوند، کس نے ہماری خبر پر ایمان لایا؟ اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟  
،اسی لئے وہ ایمان نہ لا سکے کیونکہ یسعیاہ نے پھر کہا  
اُس نے اُن کی آنکھیں اندھی کر دیں اور اُن کا دل سخت کر دیا تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں اور اپنے دل سے نہ سمجھیں  
اور تبدیل نہ ہوں اور میں اُن کو شفا نہ بخشوں۔  
یہ حوالہ عہد عتیق میں بہت مرتبہ بیان ہوا ہے کیونکہ یہ ہے ایمان یہودیوں کی حالت پر نہایت موافق تھا۔ وہ جان بوجھ کر اندھے بنے رہے۔ وہ سب کچھ دیکھ سکتے تھے، وہ سننے پر مجبور تھے، بہت کچھ اُن کے دلوں کو چھوتا تھا، مگر اُنہوں نے اپنے دل کو اُس کے خلاف سخت کیا، اور آج تک اُن کی یہی حالت ہے۔

آیات 41-43۔ یہ باتیں یسعیاہ نے اُس وقت کہیں جب اُس نے اُس کا جلال دیکھا اور اُس کی بابت کہا۔  
تو بھی سرداروں میں سے بھی بہتیرے اُس پر ایمان لائے، مگر فریسیوں کی وجہ سے اُس کا اقرار نہ کیا تاکہ عبادت خانہ سے خارج نہ کئے جائیں۔

کیونکہ وہ خُدا کی تعریف سے زیادہ آدمیوں کی تعریف کو عزیز رکھتے تھے۔  
اور یہ آج بھی ایک عام بیماری ہے۔ بہتیرے ہیں جو سچائی کو جانتے ہیں، مگر اُس پر خاموش رہتے ہیں۔ وہ حقیر سمجھے جانے کو پسند نہیں کرتے، وہ یہ گوارا نہیں کرتے کہ اپنے ہم جنسوں سے خُدا نظر آئیں۔ مسیح کے لئے علیحدہ ہونا اُن کی نظر میں معزز نہیں، سو وہ آدمیوں کی تعریف کو خُدا کی تعریف سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔

آیت 44

یسوع نے پکار کر کہا، جو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتا بلکہ اُس پر جو مجھے بھیجنے والا ہے۔  
مسیح پر ایمان لانا خُدا پر ایمان لانا ہے۔ جو بیٹے پر بھروسہ کرتا ہے، وہ باپ کی گواہی کو قبول کرتا ہے۔

آیت 45

اور جو مجھے دیکھتا ہے وہ اُسے دیکھتا ہے جس نے مجھے بھیجا۔



کیسا عجیب بیان ہے! شاید ہم کبھی اُسے پوری طرح نہیں سمجھتے۔ مسیح دیکھنے کے لائق ہے، خُدا نہیں، لیکن جب ہم مسیح کو دیکھتے ہیں تو ہم درحقیقت خُدا کی پوری جلوہ گری کو دیکھتے ہیں جتنی کہ انسان کے لئے ممکن ہے۔ جو غیر مرئی تھا وہ مسیح میں ظاہر ہوا۔ اُسی میں الوہیت کی ساری معموری مجسم سکونت کرتی ہے۔

#### آیت 46

میں نور ہو کر دنیا میں آیا ہوں تاکہ جو کوئی مجھ پر ایمان لائے وہ تاریکی میں نہ رہے۔ مسیح پر سچا ایمان ہر اُس بات پر روشنی ڈالتا ہے جس پر روشنی مطلوب ہو۔ تم سب کچھ سمجھو گے جب تم صحیح مقام پر آ جاؤ گے، جب تم مسیح پر ایمان لے آؤ گے۔ میں حیران نہیں کہ جو اُس میں شک کرتے ہیں وہ ہر بات میں شک میں پڑے رہتے ہیں۔ اگر وہ یہ نور قبول نہ کریں تو کس طرح دیکھیں گے؟

#### آیت 47

اور اگر کوئی میری باتیں سنے اور اُن پر ایمان نہ لائے تو میں اُس کا انصاف نہیں کرتا کیونکہ میں دنیا کا انصاف کرنے نہیں بلکہ دنیا کو بچانے آیا ہوں۔ اس موجودہ انتظام میں یہ عدالت کا وقت نہیں۔ اے بے ایمان لوگو! خُداوند تمہیں تمہارے حال پر چھوڑتا ہے۔ وہ ابھی تمہارا انصاف کرنے نہیں آیا۔ اُس کی دوسری آمد ہو گی جب وہ منصف بھی ہو گا اور گواہ بھی، اور اُن سب کا محکوم بھی جو اُس کو رد کریں گے۔ مگر اس وقت یہ محض رحمت کا دور ہے۔

جو مجھے رد کرتا ہے اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا اُس کا ایک منصف ہے۔ اوپر آسمان پر ایک عظیم خُدا ہے جو اُسے انسان کے گناہوں میں سب سے بڑا جرم گردانتا ہے کہ وہ اُس کے بیٹے کو رد کریں۔ ہم بے ایمانی کو بہت ہلکا جانتے ہیں، اور بعض ایسے بھی ہیں جو اُس کے ساتھ کھیل کرتے ہیں گویا اُس کی کوئی اخلاقی قدر ہی نہیں، لیکن خُدا ایسا نہیں کرتا۔

#### آیت 48

جو مجھے رد کرتا ہے اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا، اُس کا ایک منصف ہے۔ جو کلام میں نے کہا وہی اُسے آخری دن میں انصاف کرے گا۔ دیکھو، جس خوشخبری کو تم نے ٹھکرا دیا وہی تمہارا انصاف کرے گی۔ ہم جانتے ہیں کہ پولوس کہتا ہے کہ خُداوند یسوع مسیح دنیا کا انصاف کرے گا "میرے خوشخبری کے مطابق" اور جو محبت کی خوشخبری کے خلاف گناہ کرے گا وہ ضرور سخت ترین عدالت میں گھیر لیا جائے گا۔ جو شریعت کے خلاف گناہ کرتا ہے وہ بے رحمی سے مر جاتا ہے، دو یا تین گواہوں کی شہادت پر۔ تو اُس پر کتنی زیادہ سخت سزا ہوگی جو محبت کے خلاف گناہ کرتا ہے اور نجات دہندہ کو رد کرتا ہے؟

#### آیت 49

کیونکہ میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا، لیکن اُس باپ نے جس نے مجھے بھیجا، مجھے حکم دیا کہ کیا کہوں اور کیا بیان کروں۔ خُدا مسیح کی پشت پر۔ قادر مطلق محبت کی تائید میں۔ مسیح کی نصیحتیں ہمارے اختیار پر نہیں کہ ہم اُن کو جیسا چاہیں برتیں۔ بلکہ وہ آسمانی بادشاہت کی عظمت سے بھرپور اختیار کے ساتھ صادر ہوئی ہیں۔ سو انہیں رد کرنا آسمان کی شانِ جلال کے خلاف بغاوت ہے۔

#### آیت 50

اور میں جانتا ہوں کہ اُس کا حکم حیاتِ ابدی ہے۔ اس لئے جو کچھ میں کہتا ہوں جیسا باپ نے مجھ سے کہا ویسا ہی کہتا ہوں۔ خُدا کی ابدی اتھارٹی مسیح کی گواہی کی پشت پر ہے۔ اوہ! کاش انسان اتنے نادان نہ ہوتے کہ اُسے ٹھکرا دیں۔

،اب ہماری تلاوت کی اکتالیسویں آیت میں یہ الفاظ ملے،  
”یہ باتیں یسعیاہ نے اُس وقت کہیں جب اُس نے اُس کا جلال دیکھا اور اُس کی بابت کہا۔“  
اُنہی اب وہ حوالہ پڑھیں جو بیان کرتا ہے کہ یسعیاہ نے مسیح کا جلال کیسے دیکھا۔

#### یسعیاہ باب 6

##### آیت 1

—جس سال عزیاہ بادشاہ مرا

تمہیں یاد ہو گا وہی کوڑھی بادشاہ، جس نے کہانت کے عہدے میں دخل دیا اور کوڑھ سے مارا گیا اور باقی زندگی علیحدہ گھر میں گزار دی۔ اُس کے مرنے کے سال یسعیاہ نے ایک عظیم بادشاہ کو دیکھا جسے کوئی آلودگی چھو نہ سکتی تھی، ایک ایسا بادشاہ جو ابد تک زندہ ہے، اگرچہ عزیاہ مر گیا۔

## آیت 1-

میں نے خُداوند کو تخت پر بیٹھے دیکھا، اونچا اور سرفراز، اور اُس کا دامن ہیکل کو بھرے تھا۔ جب بھی تم عہد عتیق میں پڑھو کہ کسی آدمی نے خُداوند کو دیکھا تو جان لو کہ یہ تثلیث کی دوسری ذات، خُداوند یسوع مسیح ہے۔ جیسا ہم نے کہا، وہ خود کو انسانوں پر ظاہر کرتا ہے، اور خُدا اُس میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

## آیت 2-

اُس کے اوپر سرافیم کھڑے تھے۔ ہر ایک کے چہ پر تھے۔ دو سے اپنا چہرہ ڈھانپتے تھے، دو سے پاؤں ڈھانپتے تھے، اور دو سے اُڑتے تھے۔  
یہ وہ روحیں ہیں جو خُدا کی حضوری میں رہتی ہیں، اُس کے قریب ترین ہیں، اور چونکہ وہ بہسم کرنے والی آگ ہے، وہ بھی اُس جیسے ہو جاتے ہیں۔ سرافیم جلا دینے والے ہیں، بہسم کرنے والے اور چمکتے روشن مینار، جو اُس خُدا کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں جو نور حیات ہے۔ غور کرو کس قدر فروتن ہیں وہ اُس لانتہا جلال میں، اپنے آپ کو اُس بے کنار عظمت کے سامنے ڈھانپتے ہیں۔

## 4-3

اور ایک نے دوسرے کو پکارا اور کہا:  
قدوس، قدوس، ربُّ الافواج ہے، ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہے۔  
اور اُس کے پکارنے کی آواز سے دروازوں کے ستون ہل گئے، اور گھر ڈھوں سے بھر گیا۔

اور اگر ایک سرافیم کی آواز نے ہی ہیکل کی بنیادوں کو جنبش دی، تو جب خُدا دوبارہ بولے گا اُس کی آواز کیا کرے گی؟ اُس کلام کے مطابق وہ نہ صرف زمین بلکہ آسمان کو بھی ہلا دے گا۔ جب ہم خُداوند کے حضور حاضر ہوں تو ہم پر کیسا خوف اور لرزہ طاری ہونا چاہیے، اگر دروازوں کے ستون بھی ہلتے ہیں

تب میں نے کہا، افسوس مجھ پر  
خُدا کے سب مقدسین ایسا ہی کرتے ہیں جب وہ اُس کی جھلک دیکھتے ہیں۔ کبھی کسی انسان کے دل میں اُس کی حضوری میں شہی کا خیال نہیں آیا۔ جو اپنی پاکیزگی کے چرچے کرتے ہیں انہوں نے نہ تو خُدا کو جانا اور نہ اُسے دیکھا۔ کیونکر دیکھ سکتے تھے! یہی سب پاک کیے ہوئے لوگوں کی صدا ہوتی ہے جب وہ خُدا کی حضوری میں آتے ہیں افسوس مجھ پر، کیونکہ میں ہلاک ہوا؛ اس لئے کہ میں ناپاک ہونٹوں والا انسان ہوں۔  
کیا چیز تھی جس نے اُسے اپنے ہونٹ یاد دلانے، سوا اُس آواز کے جو سرافیم نے گونجتی ہوئی کہی  
قدوس، قدوس، قدوس  
تب اُس نے اپنے ہونٹوں پر نگاہ ڈالی۔  
اے بھائیو اور بہنو! کیسی ناپاکی ہمارے ہونٹوں سے نکلتی ہے! شاید ہمارے دل کی ناپاکی ہماری لغو باتوں اور بُری باتوں میں سب سے زیادہ آشکار ہوتی ہے۔

## 7-5-

تب میں نے کہا:  
افسوس مجھ پر! کیونکہ میں ہلاک ہوا؛ اس لئے کہ میں ناپاک ہونٹوں والا آدمی ہوں اور ناپاک ہونٹوں کی قوم میں رہتا ہوں؛ کیونکہ میری آنکھوں نے بادشاہ، ربُّ الافواج کو دیکھا ہے۔  
تب سرافیم میں سے ایک میرے پاس اُڑا، جس کے ہاتھ میں انگارہ تھا جو اُس نے مذبح پر سے انگشتے سے لیا تھا۔  
اور اُس نے میرے منہ پر رکھا اور کہا:  
دیکھ، یہ تیرے ہونٹوں کو چھوا ہے، اور تیری بدکاری جاتی رہی، اور تیرا گناہ پاک ہوا۔  
جہاں اُسے اپنی ناپاکی کا احساس ہوا، وہیں اُسے کفارہ ملا۔ اُس کے ہونٹ ناپاک تھے، اور اب مذبح کے انگارے کا چھونا یعنی اُس عظیم قربانی کی تاثیر نے اُس کی سب بدکاری دور کر دی اور اُس کا گناہ دفن کر دیا۔

## 8-

پھر میں نے خُداوند کی آواز سنی کہتا تھا:  
میں کسے بھیجوں، اور کون ہمارے لئے جائے؟  
تب میں نے کہا:  
دیکھ، میں حاضر ہوں؛ مجھے بھیج۔

: غور کرو وحدت اور جمع کیونکر یکجا ہو گئی  
 میں کسے بھیجوں اور کون ہمارے لئے جائے؟  
 اس منفرد اشارے کو تثلیث اقدس کی تعلیم کے سوا اور کس نظریے سے بیان کیا جا سکتا ہے؟  
 میں کسے بھیجوں اور کون ہمارے لئے جائے؟  
 تب اُس شخص نے، جو اب اتنا فروتن تھا اور خُدا کے جلال کی رویت سے پاک ہو چکا تھا، کیسی خوشی سے اُس دعوت پر  
 لبیک کہا  
 دیکھ، میں حاضر ہوں؛ مجھے بھیج۔

اب دیکھو کیسی غمناک خدمت اُس کے سپرد کی گئی۔ اِن آئندہ آیات میں خُدا نے یسعیاہ کو یقین دلایا کہ اُس کی خدمت، یہود کی  
 توبہ کے اعتبار سے، بالکل بے ثمر رہے گی۔ وہ اُس کی گواہی کو قبول نہ کریں گے۔

#### 10-9.

:اور اُس نے کہا  
 جا اور اس قوم سے کہہ: تم سنو تو سہی پر سمجھو نہیں، دیکھو تو سہی پر پہچانو نہیں۔ تُو اس قوم کے دل کو موٹا کر، اور ان  
 کے کان بھاری بنا، اور ان کی آنکھیں بند کر دے؛ کہیں وہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں اور اپنے کانوں سے نہ سنیں اور اپنے دل  
 سے نہ سمجھیں اور تبدیل نہ ہوں اور شفا نہ پائیں۔

کیسی خدمت! ناقابل برداشت نور سے بھری ہوئی! اتنی روشن، اتنی صاف کہ اگر لوگ نہ سمجھیں اور قبول نہ کریں تو لازم ہو گا  
 کہ وہ جان بوجھ کر اپنے دل سخت کریں اور اپنی آنکھیں بند کریں۔

#### 12-11.

:تب میں نے کہا  
 اے خُداوند، کب تک؟  
 :اور اُس نے فرمایا  
 جب تک شہر اجڑ نہ جائیں اور اُن میں کوئی بسنے والا نہ رہے، اور گھر ویران نہ ہوں اور ملک بالکل ویران نہ ہو، اور خُداوند  
 لوگوں کو دُور نہ کر دے، اور ملک میں بڑی ویرانی نہ ہو۔

اور ایسا ہی ہوا جیسا تم جانتے ہو۔ لوگ اسیری میں لے جائے گئے، وہ پھر بھی انکاری رہے، انہوں نے ایمان نہ لایا، حتیٰ کہ  
 مسیح آ گیا۔ پھر یروشلم کی بربادی اور اُن کے ملک کا صاف کر دینا خُدا کی آخری ضرب ثابت ہوئی۔

لیکن پھر بھی اُس میں دسواں حصہ رہے گا۔  
 خُدا کے انصاف کے گہرے اندھیرے میں بھی اُس کے فضل کی ایک کرن باقی رہتی ہے۔ خُدا اپنی عشر کا حق رکھتا ہے۔

#### 13.

لیکن پھر بھی اُس میں دسواں حصہ رہے گا اور وہ لوٹے گا اور کھایا جائے گا؛ جیسے بلوط اور بطم کا درخت جن کی جڑ میں  
 بقا ہوتی ہے جب وہ اپنے پتے جھاڑتے ہیں، ویسے ہی مقدس نسل اُس کی بقا ہو گی۔

اور اسی لئے یہودی قوم فنا نہ ہوئی بلکہ آج بھی موجود ہے، اور خُدا کی کلیسیا بھی فنا نہیں ہوئی، خواہ اُس پر کچھ بھی بیتے۔  
 اُس میں ایک بقا موجود ہے، اُس فضل کے انتخاب کے مطابق، جس کے لئے خُدا کا شکر ہو۔